www.ashabulhadith.com
free authentic Urdu lectures
Study Circle

کشف الشبہات کا متن

06: اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسی کتاب عطا فرمائی ہے ۔۔۔(سورۃ آل عمران: 7) تک۔

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً۔ أَمَّا بَعْدُ:

کشف الشبہات لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمہ اللہ کی اس پیاری کتاب کی شرح کا درس جاری ہے۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا بِكِتَابِهِ الَّذِي جَعَلَهُ" پھر آیت کوٹ کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل: 89)۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہمارے اوپر انعام اور احسان ہیں فضل و کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ہمیں عطا فرمائی نازل فرمائی جسے اللہ تعالیٰ نے ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ بنا دیا ہے۔ ﴿تِبْيَانًا﴾ (جس میں بیان ہے) ﴿لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ (ہر چیز کا) ﴿وَّهُدًى وَّرَحْمَةً﴾ (اور ہدایت اور رحمت ہے) ﴿وَّبُشْرٰى﴾ (اور بشارت ہے)۔ کس کے لیے؟ ﴿لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (مسلمانوں کے لیے)۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ جب موحد جواب دیتا ہے ان لوگوں کو جو توحید کو نہیں سمجھ سکے تو پھر اس کے پاس جو ایک ہتھیار ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل و کرم ہے اس کے اوپر وہ ہے قرآن مجید اور شریعت کا بنیادی علم۔ اور قرآن مجید کے اندر ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ ہر چیز کا بیان ہے، آپ سوچیں ہر چیز کا بیان ہے۔ اگر ہم دیکھیں تو ہر چیز کے بیان کا کیا مطلب ہے؟

کہ ٹیبل کیسے بنی ہے یہ قرآن مجید میں ہے ؟ تو پھر ہر چیز کے بیان کا کیا معنیٰ ہے ؟ بالکل ، یہ ٹیبل کیسے بنی ہے یہ بھی قرآن مجید میں ہے ، یہ matches stick کیسے جلتی ہے یہ بھی قرآن مجید میں ہے ، اپینڈکس کا آپریشن کیسے ہوتا ہے وہ بھی قرآن مجید میں ہے ۔ کیسے ہے ؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل:43)۔

یہ ٹیبل کیسے بنی ہے کسی ڈاکٹر سے پوچھو گے یا انجینئر سے پوچھو گے ؟ کس سے پوچھو گے ؟ کارپینٹر سے پوچھیں گے کہ بھئی یہ ٹیبل آپ کیسے بناتے ہیں ؟ وہ بتاتا ہے کہ ایسے بناتے ہیں، تو قرآن مجید میں تو ہے ۔ ہم نے اہل الذکر سے پوچھا ۔ اہل الذکر کون ہیں ؟ وہ اپنی فیلڈ کے ماہر اور عالم ہیں جو مہارت رکھتا ہے اپنے علم میں ، جب ہم نے اصول کے مطابق یہ جانا ہے کہ ٹیبل کیسے بنتی ہے تو پھر اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ۔ اپینڈکس کا آپریشن کیسے کیا جاتا ہے کس سے پوچھیں گے ؟ مکینک سے یا انجینئر سے ؟ ڈاکٹر سے پوچھیں گے ۔ جب ڈاکٹر یہ بتاتا ہے کہ اپینڈکس کے آپریشن کے یہ اصول ہیں تو پھر قرآن مجید میں اس کا ذکر کیسے ہے ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ۔ اور جہاں پر یہ عمومات موجود ہیں وہاں پر توحید اور شرک کا بیان نہیں ہو گا کیا ؟ بنیادی طریقے سے ہو گا ۔ اور یاد رکھیں یہ ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ یہ ہدایت یہ رحمت یہ بشارت کس کے لیے ہے ؟ خاص کس کے لیے ہے ؟ ﴿لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ غیر مسلم کے لیے نہیں ہے ۔ تو پہلے اسلام قبول کرو سچے مسلمان بنو اور پھر دیکھو یہ قرآن مجید جو ہے تمہارے لیے ہدایت ، رحمت اور بشارت کے ساتھ ساتھ ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ کیسے ہے ، ہر چیز کا بیان کیسے ہے قرآن مجید میں ۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "فَلَا يَأْتِي صَاحِبُ بَاطِلٍ بِحُجَّةٍ إِلَّا وَفِي الْقُرْآنِ مَا يَنْقُضُهَا" (تو کوئی بھی اہل باطل میں سے کوئی حجت یا دلیل اپنی طرف سے لے کر آتا ہے تو قرآن مجید میں اس دلیل کو باطل کرنے کی دلیل موجود ہے) "وَيُبَيِّنُ بُطْلَانَهَا" (صرف دلیل موجود نہیں ہے بلکہ کیسے باطل ہے اس کا بیان بھی موجود ہے) "كَمَا قَالَ تَعَالَى" جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا﴾ (الفرقان:33)۔ ﴿وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ﴾ (وہ لوگ جو بھی تمہارے سامنے اعتراض کی باتیں پیش کرتے ہیں) ﴿اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا﴾ (ہم اس کا حقیقی اور بہترین تشریح کے ساتھ جواب بھی بھیج دیتے ہیں)۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ ، هَذِهِ الْآيَةُ عَامَّةٌ فِي كُلِّ حُجَّةٍ يَأْتِي بِهَا أَهْلُ الْبَاطِلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" یہ آیت کر لیں ، اسے لکھیں حفظ کرنی ہے اس کا ترجمہ بھی ۔ ﴿وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا﴾ حق اور احسن تفسیر اس کی ۔ اہل باطل لے کر آتے ہیں قرآن مجید حق ہے اس میں حق کی خبر ہے اور باطل کا جواب حق سے دیا جاتا ہے اور تفسیر کے ساتھ تفصیل کے ساتھ ۔ یوں نہیں کہ بس تمہاری بات غلط ہے اور یہ بات سچی ہے ۔ قرآن مجید کا انداز دیکھیں کہ ایک باطل کس انداز میں غلط ثابت کرتا ہے ۔ اور یہی طریقہ ہے اہل حق کا اہل سنت والجماعت کا یہی طریقہ

ہے کہ باطل کا جواب حق سے دیا جاتا ہے تفصیل کے ساتھ باطل کا جواب باطل سے نہیں دیا جاتا ۔ بعض لوگ گالی کا جواب گالی سے دیتے ہیں ۔ اگر مخالف اندھی تقلید کرنے والا کہتا ہے کہ ہم ڈنکے کی چوٹ پر اپنے امام کے قول کو منوائیں گے تو مخالف کہتا ہے کہ ہم جوتے کی نوک پر اس کے قول کو رکھتے ہیں ۔تو پھر یا تو ڈنکے بجتے ہیں یا جوتے برستے ہیں پھر یہی کچھ ہوتا ہے امت میں ،تو ہمیشہ اہل حق حق کی بات کرتے ہیں۔ کیسے کرتے ہیں؟تفصیل کے ساتھ ۔ اندھی تقلید شرعاً حرام ہے۔ کیوں حرام ہے ؟ اس کی کیا دلیل ہے ؟کیا غلط وجوہات ہیں؟ یہ ثابت کریں ناں اسے علم کہتے ہیں۔ یہ ڈنکے کی چوٹ اور جوتے کی نوک یہ کون سا علم ہے بھئی ؟ ڈنڈا بچے کے ہاتھ میں دے دیں وہ بھی سر پھوڑ دے گا ، یہ کون سی بات ہے کہ کمزور کے ہاتھ میں جوتا اور یہ ڈنکے دے دیں تو وہ بھی اپنا کام کر دیں گے ۔ بات علم کی ہوتی ہے تو اہل حق ہمیشہ قرآن مجید کے انداز کو سمجھتے ہیں نبی کریم ﷺ کے فرمان کو سمجھتے ہیں ۔

ایک شخص آتا ہے جوان اور کہتا ہے "ائْذَنْ لِي بِالزِّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ "(میرے لیے زنا کو حلال کر دیں)۔کیا نبی کریم ﷺ نے ان کے اوپر جوتوں کی برسات کر دی تھی یا ڈنڈے مارے تھے ؟باطل کو یہ سمجھا کہ باطل کیوں ہے۔"أَتَرْضَاهُ لِأُمِّكَ "؟ پہلے قریب بٹھایا اسے اپنے قریب کیا۔ دور سے اس نے بات کی تو اپنے اور قریب کر لیا اسے ۔کوئی شخص ہمارے سامنے ایسے بات کرے چاہے بیٹا کیوں نہ ہو تو ہم ماریں گے ناں ایک ، وہ کان کے نیچے مارتے ہیں ناں اور اگر اس سے بچ بھی جائے تو قریب نہیں کریں گے اپنے کم سے کم اسے کہیں گے کہ دفع ہو جاؤ یہ کیا تم بکواس کر رہے ہو ۔ دیکھیں رحمت اللعالمین ہیں سید المرسلین ﷺ اسے اور قریب کرتے ہیں ۔ ڈیمانڈ کیا ہے ؟زنا کو میرے لیے حلال کر دیں بدکاری کو ۔ پھر آپ ﷺ فرماتے ہیں "أَتَرْضَاهُ لِأُمِّكَ"؟ (اپنی ماں کے لیے کیا تم اس بار پر راضی ہو جاؤ گے کہ دوسرا شخص آپ کی ماں کے ساتھ زنا کرے؟) ایسے چونکا وہ شخص ، اس کے بات کان میں نہیں بلکہ دل میں جا کر لگی "لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ "(نہیں نہیں میں راضی نہیں ہوں گا) "أَتَرْضَاهُ لِأُخْتِكَ، أَتَرْضَاهُ لِعَمَّتِكَ، أَتَرْضَاهُ لِخَالَتِكَ "؟(اپنی بہن کے لیے پھوپھی کے لیے خالہ کے لیے تم راضی ہو جاؤ گے ؟) (نہیں راضی نہیں ہوتا)۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تو پھر لوگ بھی اپنی ماؤں کے لیے ، بیٹیوں کے لیے اور اپنی پھوپھیوں کے لیے اور خالاؤں کے لیے اس پر راضی نہیں ہوتے ۔ نبی کریم ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہیں اور الفظ دیکھیں ، آپ ﷺ فرماتے ہیں "اللَّهُمَّ حَصِّنْ فَرْجَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ "(اللہ تعالیٰ اس جوان کی شرم گاہ کو پاک کر دے "حَصِّنْ "(کر دے برائی سے بچا دے اور اس کے دل کو پاک کر دے)۔ وہ شخص کہتا ہے بیٹھنے سے پہلے کہ زنا سب سے اچھی چیز تھی میرے لیے کہ میں نے سمجھا زنا کے بغیر میں نہیں رہ سکتا اور جب میں وہاں سے اٹھ کر گیا تو زنا میرے لیے سب سے بدترین چیز تھی دنیا میں ۔ ہر بات ڈنکے ، ڈنڈے اور جوتوں سے نہیں سمجھائی جاتی ۔اس لیے شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ "(بعض مفسرین یہ فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں) "هَذِهِ الآيَةُ عَامَّةٌ "(عام ہے)" فِيْ كُلِّ حُجَّةٍ" (ہر حجت اور دلیل) "يَأْتِي بِهَا أَهْلُ الْبَاطِلِ"(جو اہل باطل لے کر آتے ہیں)۔کب تک؟" إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ "۔

جتنے اہل باطل آئے ہیں خوارج آئے ہیں دلیل پیش کرتے ہیں ان کا رد اس آیت سے سب سے پہلے کریں کہ جو تم بات بیان کر

رہے ہو ہمارے اس کے توڑ کی دلیل بھی ہے اور تفصیل بھی ہے ۔ خوارج کے بعد رافضی آئے ہیں انہوں نے آل بیت کو معبود بنا لیا ہے حد سے گزر گئے ہیں ان کا جواب ہمارے پاس ہے ﴿وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا﴾ ۔ جہمی آئے ، قدری آئے تقدیر کے منکر ، اللہ تعالیٰ کی اسماء و صفات کے منکر آئے ، معتزلی آئے ، عقل کو آگے کرنے والے ، اشعری ، ماتریدی ، صوفی ، الغرض جتنے لوگ بھی آئے ہیں تو ہمارے پاس ایک عظیم ہتھیار ہے قرآن مجید ہے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس میں ہر چیز کا تبیان ہے اس میں سے ایک آیت یہ ہے ایک عام جواب ہے سب کے لیے ، جو تمہارے پاس دلیل ہے ہمارے پاس قرآن مجید میں جہاں سے تم دلیل پیش کر رہے ہو میں قرآن سے ثابت کرتا ہوں اسے حدیث سے ثابت کرتا ہوں ، صحابہ کرام علیہ السلام کے اقوال ، سلف کے اقوال سے ثابت کرتا ہوں کہ تمہاری یہ بات غلط ہے اور یہ بات سچ ہے ۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "وَأَنَا أَذْكُرُ لَكَ أَشْيَاءَ مِمَّا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ" (اور میں بعض چیزیں بیان کرنے جارہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہیں) "جَوَابًا" (جواب) "لِكَلَامِ" (اس کلام کا جواب) "احْتَجَّ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فِي زَمَانِنَا عَلَيْنَا" ۔ بعض مشرکین نے ہم پر بعض یہ تہمتیں لگائی ہیں شیخ صاحب کے متعلق کہ شیخ صاحب مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں ، شیخ صاحب یہ فتنہ لے کر آئے ہیں ، شیخ صاحب کہتے ہیں کہ یہ جو صوفی ہیں جو مردوں سے مانگتے ہیں یہ سب مشرک اور کافر ہیں ، شیخ صاحب کہتے ہیں کہ جو انبیاء کو پکارتا ہے وہ کافر ہے یہ تہمتیں لگائی ہیں ۔ یہ بات سچی ہے کہ جو بھی شرک کرتا ہے وہ کافر ہے لیکن یہ تہمتیں لگائیں شیخ صاحب رحمہ اللہ پر کہ ہمارے پاس دلائل ہیں اور شیخ صاحب کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے وہ اپنی مرضی سے باتیں کرتے رہتے ہیں بس اور پھر یہ بھی تہمت لگائی کہ شیخ صاحب رحمہ اللہ گستاخ رسول ﷺ ہیں اور گستاخ اولیاء ہیں ۔ تو شیخ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ میں ابھی اس کتاب میں بعض اللہ تعالیٰ کے فرمان میں سے آیتیں اور بعض جواب بیان کرتا ہوں اس کے جواب میں جو باتیں بعض مشرکین ہمارے زمانے کے مشرکین جو ہمارے اوپر حجت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں اور یہاں سے شیخ صاحب رحمہ اللہ کشف الشبہات کے موضوع کا آغاز کرتے ہیں ان الفاظوں سے ، ابھی تک مقدمہ تھا سارا ۔ اب یہاں پر ذکر ہوا ہے ابھی میں بیان کرنے جارہا ہوں تو ابھی کتاب کا آغاز ہو رہا ہے کہ شیخ صاحب رحمہ اللہ اس کتاب میں کیا بیان کر رہے ہیں ۔ یہاں پر ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں شیخ صاحب رحمہ اللہ کی اس بات پر کہ قرآن مجید کے اندر حجتیں موجود ہیں اہل باطل کے خلاف لیکن ہر شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ جدال کرے اہل باطل سے یا بحث و مباحثہ کرے بلکہ یہ اس کے لیے جائز ہے کہ جو شخص علم رکھتا ہے سمجھتا ہے کہ یہ آیت ہے اس آیت کا مدلول کیا ہے استدلال کیسے کیا جاتا ہے اور یہ آیت کس طریقے سے باطل کا رد کر سکتی ہے اور پھر احادیث بھی جانتا ہو اور علماء کے اقوال بھی جانتا ہو ۔ تو بات یہ نہیں ہے کہ بس میں اہل حدیث ہوں اور یہ کافی ہے اور ہر بحث و مباحثے میں بعض ساتھی ہمارے سب سے آگے ہوتے ہیں پھر پریشان ہو جاتے ہیں جب الٹی سیدھی بات کہیں سنتے ہیں ناں پریشان ہو جاتے ہیں کہ اب ہم کیا کریں ؟ آپ نے بحث کیوں شروع کی تھی پہلے آپ نے پوچھ کر بحث شروع کی تھی ؟ اس لیے یاد رکھیں کہ بعض ساتھی بے چارے پریشان ہو جاتے ہیں اور شکوک و شبہات سننے کے بعد ان کے پاس جواب نہیں ہوتا اور ان میں سے اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو رجوع کرتے ہیں علماء کی طرف ۔ بعض لوگ جو خاموشی اختیار کرتے ہیں تو شکوک و شبہات ان کے دل میں رہ جاتے ہیں اس لیے یاد رکھیں کہ یہ جتنی بھی

باتیں ہو رہی ہیں یہ ان کے لیے ہو رہی ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں اور ہم سب سمجھ رکھ سکتے ہیں اگر ہم سمجھنا چاہتے ہیں تب۔ وقت تھوڑا سا نکالیں قرآن مجید کے دلائل دیکھیں اہل باطل کے اقوال دیکھیں علماء کے اقوال دیکھیں پھر رد کریں یہ علم ہے ،اپنی طرف سے بحث و مباحثے میں شامل نہ ہوں اگر آپ کے پاس علم نہیں ہے۔

جیسا کہ کوئی شخص بغیر ہتھیار کے میدان جنگ میں جا سکتا ہے ؟ خالی ہاتھ جاتا ہے میدان جنگ میں ؟ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام علیہ السلام جب جہاد کرتے تھے تو خالی ہاتھ جاتے تھے ؟ جب نبی کریم ﷺ کے پاس اسلحہ کم ہو جاتا تھا تو صحابہ کو روک دیتے تھے ،ڈھالیں کم ہیں تو روک دیتے تھے کہ بس اتنی تعداد کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اسباب شرعیہ پر عمل کرتے ہوئے "اعْقِلْهَا ثُمَّ تَوَكَّلْ"۔ ایک شخص نے اونٹ کو باندھا اعرابی بدو آئے اونٹ کھڑا کر کے جا رہے ہیں باندھا نہیں۔ نبی کریم ﷺ بلاتے ہیں اسے ادھر آؤ یہ کیا کیا ہے ؟ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "اعْقِلْهَا ثُمَّ تَوَكَّلْ" (اسے باندھ کر تو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر چھوڑو)۔ آزاد اونٹ کو تو چور بھی نہیں چھوڑتے بندھا ہوا ہو گا تو پتہ تو چلے گا کہ کسی کا اونٹ تو ہے اب اس کو ایسے ہی چھوڑ دو تو کیا پتہ کہ کس کا اونٹ ہے ؟ آپ تو خود دعوت دیتے ہو کہ آؤ میرے اونٹ کو چوری کر کے جاؤ تو پہلے باندھو اگر پھر قسمت میں لکھا ہے چوری ہونا تو ہو جائے گا۔ اس لیے یاد رکھیں ایک شرعی مقصد ہے جیسا کہ میدان جنگ میں بغیر ہتھیار کے نہیں کودا جاتا اسی طریقے سے بحث و مباحثے میں اور جدال میں بغیر علم نہیں کودا جاتا ۔ جیسا کہ نقصان اور خسارہ اس شخص کو ہوتا ہے جو بغیر اسلحے کے میدان جنگ میں کود جاتا ہے اسی طریقے سے نقصان اور خسارہ اس شخص کو ہوتا ہے جو بحث و مباحثے اور جدال میں بغیر علم کے کودتا ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

شیخ صاحب ؒ فرماتے ہیں "فَنَقُولُ" (پس ہم یہ کہتے ہیں)۔ اور یہ کتاب کا آغاز ہے۔ "جَوَابُ أَهْلِ الْبَاطِلِ مِنْ طَرِيقَيْنِ" (اہل باطل کو جواب دو طریقوں سے ہوتا ہے) "مُجْمَلٌ" (اجمالی طریقے سے بغیر تفصیل کے) "وَمُفَصَّلٌ" (تفصیل کے ساتھ) "أَمَّا الْمُجْمَلُ" (تو مجمل جواب یہ ہے) "فَهُوَ الأَمْرُ الْعَظِيمُ ، وَالْفَائِدَةُ الْكَبِيرَةُ لِمَنْ عَقَلَهَا" (جو مجمل جواب ہے یہ بہت بڑا عظیم فائدہ ہے اس کے لیے جو سمجھ رکھتا ہے)۔ جو سمجھنا چاہتا ہے۔ کیسے ؟ "وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى" (مجمل جواب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے)۔

اب غور کریں شیخ صاحب رحمہ اللہ کی باتیں قرآن مجید کی آیات دیکھیں بار بار مقدمے میں جب سے ہم نے بات شروع کی ہے تو آیات اور آپ ﷺ کا فرمان موجود ہے۔ اپنی طرف سے کوئی بات ابھی تک ہوئی ہے ؟ آگے دیکھیں کہ جو مجمل جواب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے لیا گیا ہے اور میں حاضرین و سامعین سے گزارش کرتا ہوں کہ اس آیت کو لکھ لیں حفظ کرنی ہے ترجمے کے ساتھ۔ یہ بنیاد ہے جتنے بھی اہل باطل ہیں دنیا میں اور خاص طور پر جو مسلمانوں میں فرقے بنیں ہیں تہتر (73) فرقے بنیں ہیں ایک فرقہ جنت میں جائے گا باقی بہتر (72) جہنم میں جائیں گے ان سب کا جو بنیادی جواب ہے جو مجمل جواب ہے وہ یہ آیت کریمہ ہے بس سب سے پہلے۔ چاہے آپ کی مخالفت خارجی کرے یا رافضی کرے یا جہمی کرے یا معتزلی کرے یا اشعری کرے یا ماتریدی کرے یا صوفی کرے ، بریلوی کرے ، دیوبندی کرے ، قادیانی کرے کوئی بھی کرے الغرض آپ کے پاس جو سب سے پہلا بنیادی

ہتھیار ہے وہ قرآن مجید کی آیات میں سے ایک آیت ہے بس سب سے پہلے اور یہ مجمل جواب ہے اور آیت یہ ہے "وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى" (اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان):

﴿هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ څ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (آل عمران:7)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ﴾ (وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی) ﴿مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ﴾ (اس میں بعض آیات محکم ہیں) ﴿هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾ (وہی اصل کتاب ہے) ﴿وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ﴾ (اور بعض آیات متشابہ ہیں) ﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ (اب جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں) ﴿ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ څ﴾ (فتنہ پیدا کرنے کے لیے اور اس کی مراد اصلی کا پتہ لگانے کے لیے)۔ یعنی جو اصل مراد ہے اس سے وہ دور ہو جاتے ہیں۔جب یہ راستہ تاویل کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ جب بات واضح ہے تو واضح ہے اب اس واضح بات میں اپنی بات جو آپ کو سمجھ نہیں آ رہی جو آپ کی خواہش ہے اس میں وہ شامل کرنا چاہتے ہیں تو پھر تحریف ہوتی ہے قرآن مجید کی اور اللہ تعالیٰ کی جو اصل مراد ہے وہ کوئی ایسا شخص حاصل کر نہیں سکتا۔ ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (اور اس کی مراد اصلی کا پتہ لگانے کے لیے حالانکہ اس کی مراد اصلی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا)۔

شیخ صاحب؁ فرماتے ہیں "وَقَدْ صَحَّ" (اور صحیح نبی کریم ﷺ سے یہ فرمان ثابت ہے) "عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ" (آپ ﷺ فرماتے ہیں) "إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ" (جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کو تلاش کرتے ہیں ان کی اتباع کرتے ہیں تو جان لو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے نام لیا ہے ان سے بچو، فَاحْذَرُوهُمْ)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں یہ خبر دیتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات دو قسم کی ہیں:

1۔ ایک محکم آیات ہیں جو قرآن مجید کی بنیاد ہیں ﴿اُمُّ الْكِتٰبِ﴾ ہیں اصل ہیں اور اصل ہمیشہ ثابت ہوتا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی وہی بنیاد ہوتا ہے تو قرآن مجید کی جو اصل آیات ہیں وہ بنیاد ہیں شریعت کے علوم کی اس دین کی بنیاد ہیں۔

2۔ اور دوسری قسم کی آیات وہ ہیں جو متشابہ ہیں۔

جو محکم آیات ہیں ان کی ایک یہ نشانی ہے کہ ان کا معنی بالکل واضح ہے اور جو متشابہ آیات ہیں ان کا معنی غیر واضح اس انداز سے ہے کہ ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنی ہو سکتے ہیں۔ جب ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنی ہو سکتے ہیں اور عربی زبان وسیع زبان ہے تو اس معنی کو متعین کون کرے گا جو صحیح معنی ہے؟ الراسخون فی العلم جیسے آیت کے آگے جو الراسخون فی العلم ہیں وہ علماء جو ہیں وہ متعین کرتے ہیں کہ اصل مقصد اس آیت میں سے کیا ہے؟ کیسے؟ وہ متعین کرتے ہیں احادیث رسول اللہ ﷺ سے

اور قرآن مجید کے انداز سے۔ پورے قرآن مجید کی آیات کو وہ جمع کرتے ہیں، احادیث کو جمع کرتے ہیں اس موضوع کے متعلق جس کی وہ بات کر رہے ہیں جمع کرنے کے بعد پھر دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مراد اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی مراد اس موضوع میں کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الرَّحْمَنُ عَلَي الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ:5)

(اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے)

دوسری آیت میں ہے:

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ (قٓ:16)

(اور ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں)

ایک اور آیت میں آیا ہے:

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (الحدید:4)

(تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے)

تو پھر اللہ تعالیٰ کہاں ہے ہمارے ساتھ ہے، ہر جگہ موجود ہے یا عرش پر مستوی ہے؟ تو اس موضوع پر کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے ہم آیات ساری جمع کریں گے، احادیث ساری جمع کریں گے اور پھر صحابہ کرام علیہ السلام کے اقوال اور سلف کے اقوال جمع کریں گے پھر ہم بات کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس سوال کے جواب میں ایک آیت اور ایک حدیث ہی کافی ہے۔ آیت ﴿الرَّحْمَنُ عَلَي الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ اور حدیث نبی کریم ﷺ کا قصہ لونڈی کے ساتھ کہ جب وہ آئی اور نبی کریم ﷺ نے سوال کیا "أَيْنَ اللّٰهُ"؟ (اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟) تو اس نے کہا "فِي السَّمَاءِ" (اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے یعنی آسمان پر ہے عرش پر ہے)۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے دوسرا سوال فرماتے ہیں "مَنْ أَنَا" (میں کون ہوں)؟ وہ لڑکی کہتی ہے "أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ ہیں) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ" (اسے آزاد کر دو یہ مومنہ ہے)۔

کب مومن ہوئی؟ جب اس لڑکی کا یہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے یا ہر جگہ موجود ہے؟ عرش پر مستوی ہے یہ ایمان تھا۔ اگر اس لڑکی کا جواب غلط ہوتا تو نبی کریم ﷺ سب سے پہلے روکتے پھر سمجھاتے اور پھر جب لڑکی اپنا عقیدہ صحیح کر لیتی پھر آپ ﷺ کہتے کہ یہ مومن ہے یا مومن ہے پھر آپ ﷺ فیصلہ کرتے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مومنہ ہے اس لیے کہ اس لڑکی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے آسمان پر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں، اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو ہمیں اسی کو ماننا چاہیے اور اسی کی دعوت دیتے ہیں لوگوں کو عجب بات ہے!

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔

پھر اس کا کیا معنی ہے اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہاں پر ہم ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے ؟عربی زبان میں استویٰ کا معنی معروف ہے ایک ہی معنی ہے کہ بلندی ہے ،ارتفاع ،اعلیٰ سارے کے سارے کا ایک معنی ہے جو ہے بلندی اللہ تعالیٰ بلندیوں میں ہیں ۔ اور قرب کے معنی کتنے ہیں ؟ ایک معنی ہے ؟فلان میرا قریبی ہے یعنی میرا رشتے دار ہے ، میں فلان کے قریب بیٹھا ہوں یعنی جگہ کے اعتبار سے ، فلان کے میں قریب ہوں یعنی پکڑ سکتا ہوں ۔ ہم عام زبان میں کہتے ہیں کہ نہیں؟ ہم بچے کو کہتے ہیں جو شرارت کر رہا ہے کہ میں تمہارے قریب ہوں ۔ ارے بیٹھے تو آپ دور ہیں اور وہاں پر کھیل رہا ہے شور مچارہا ہے ۔ مطلب کیا ہے ؟ کہ میں تمہیں پکڑ سکتا ہوں سزا بھی دے سکتا ہوں تمہیں اور اسی انداز کو کیوں کہ عربی زبان میں آیا ہے اسی انداز کو قرآن مجید نے بھی اپنایا ہے ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (القمر:1) (قیامت قریب ہوئی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے)۔ تو کس اعتبار سے قرب ہے یہ جگہ کے اعتبار سے یا زمانے کے اعتبار سے؟زمانے کے اعتبار سے تو قرب زمانے کے اعتبار سے ہوتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ مشرکوں کے متعلق فرماتے ہیں ﴿فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (التوبۃ:28)(کہ مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئیں اس سال کے بعد)۔ جگہ کے اعتبار سے قرب بھی ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ (آل عمران:45) عیسیٰ π کے متعلق فرماتے ہیں کہ شرف کے اعتبار سے قریب ہیں ۔ جگہ کے اعتبار سے ، احترام کے اعتبار سے ، شرف کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں ۔

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ پکڑ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ قریب ہے جب چاہے کسی کی شہ رگ کو پکڑ لے کوئی بچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے ؟کیا اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچ سکتا ہے ؟کوئی نہیں بچ سکتا ہے ۔

اسی طریقے سے معیت کا لفظ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ ہے۔تو معیت کا معنی صرف ایک نہیں ہے ۔ میں سیدھی سی مثال دیتا ہوں ، ہم کہتے ہیں کہ میں چلا "سرت مع القمر"چاند کے ساتھ اور محاورہ بھی ہے ہم اردو میں بھی کہتے ہیں کہ ہم چلتے ہیں چاند کے ساتھ ۔ چاند تو آسمان میں ہے آپ کے ساتھ کیسے بھئی ! لیکن پھر بھی ساتھ ہے ہمارے لیکن ہے وہ آسمان میں۔ اگر چاند مخلوق ہے اور آسمان پر ہوتے ہوئے بھی ہمارے ساتھ ہو سکتا ہے تو خالق جل شانہ عرش پر ہوتے ہوئے بھی ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہو سکتا بھئی ؟ خالق کے لیے کیوں ضروری ہے کہ وہ زمین پر آئے پھر ہمارے ساتھ ہو سکتا ہے ؟ تو معیت کے مختلف معنی ہیں ۔ آپ کہتے ہیں کہ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ آیا ہوں جدہ میں یا اپنے اہل کے ساتھ رہتا ہوں اپنے بچوں کے ساتھ رہتا ہوں ۔ ساتھ کہاں ہیں اس وقت تو میں یہاں پر بیٹھا ہوں درس دے رہا ہوں ؟تو معیت میں دوری بھی ہوتی ہے پھر بھی انسان ساتھ ہوتا ہے ۔ ایک سپہ سالار کہتا ہے فوجیوں کو کہ لڑو آگے بڑھو میں تمہارے ساتھ ہوں اور وہ بیٹھا ہوتا ہے اپنی کمانڈ میں اپنی جگہ پر بیٹھا ہے لیکن وائرلس کے ذریعے کہہ رہا ہوتا ہے کہ آگے بڑھو میں تمہارے ساتھ ہوں یہاں سے حملہ کرو یا وہاں سے حملہ کرو۔وہ سب دیکھ

رہا ہوتا ہے اسکرین پر اور بتا رہا ہوتا ہے تو معیت میں اختلاط لازم نہیں ہے کہ جہاں پر تم ہو جگہ کے اعتبار سے بھی تمہارے ساتھ ہو۔

تو یہاں پر ہم آئیں گے جو بنیادی بات ہے آیت کریمہ میں کہ محکم ہے اور متشابہ ہے۔ ان آیات میں محکم کون سی ہے اور متشابہ کون سی ہے ؟ محکم ہے ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَي الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ اور متشابہ ہے قرب والی آیت اور معیت والی آیت (وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ متشابہ ہے اور ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ متشابہ ہے۔ تو جو متشابہ ہے اسے کیا کریں گے ہم ؟ لوٹاتے ہیں محکم کی طرف، جب محکم کی طرف لوٹائیں گے ہم تو محکم ہی رہے گا اور متشابہ کا معنی وہی ہو گا جو محکم کا ہے۔ تو قرب کا اعتبار اور معیت کا اعتبار کیا ہے ؟ اس لیے علماء سے ثابت ہے کہ جب لوگوں نے ہٹ دھرمی کی ہے اور جہمیوں نے کہا کہ نہیں ہم نہیں مانتے ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو پھر علماء سلف نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے عرش پر مستوی ہے اور اپنی صفات کے اعتبار سے ،اپنے علم سے ، اپنے احاطے سے ، تائید سے پکڑ سے ہر جگہ موجود ہے۔ ذات سے عرش پر ہے اور صفات سے ہر جگہ موجود ہے۔ یہ امام مالک رحمہ اللہ سے ثابت ہے ، امام شافعی رحمہ اللہ سے ثابت ہے ، امام ابن خذیمہ رحمہ اللہ سے ثابت ہے یہ الفاظ سلف الصالحین سے ثابت ہیں۔

تو یہ آیت ہے ہمارے پاس مجمل جواب ، اس سے پہلے کہ آپ بحث و مباحثہ کریں مجمل جواب یہ ہے کہ سمجھائیں مخالف کو کہ قرآن مجید کی آیات دو قسم کی ہیں ایک آیات ہیں محکم وہ اُم الکتاب ہیں۔ دوسری آیات متشابہ ہیں اور یہ جو متشابہ آیات ہیں وہ لوگ ان کے پیچھے لگتے ہیں جن کے دل میں مرض ہے۔ میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں آیئے بیٹھتے ہیں اگر آپ کو سمجھنا ہے یا مجھے سمجھائیں آپ یا میری سمجھیں۔ یہ آیت یا یہ جو موضوع آپ مجھے بتا رہے ہیں آیات محکمہ کیا ہے قرآن مجید میں؟ جو دلیل آپ پیش کر رہے ہیں وہ دیکھ کر کہ وہ دلیل محکم ہے یا متشابہ ہے دونوں کو آمنے سامنے رکھتے ہیں پھر احادیث رسول ﷺ کو سامنے رکھتے ہیں پھر صحابہ اور سلف کے اقوال سامنے رکھتے ہیں معاملہ صاف ہو جائے گا میرے بھائی۔ سب سے پہلے جو بنیادی اسٹپ ہے پہلا وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات دو قسم کی ہیں محکم ہیں اور متشابہ ہیں۔ یہ بات سمجھ میں آگئی کہ نہیں؟ اس لیے پھر حدیث یہاں پر شیخ صاحب رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہے صحیح بخاری اور مسلم کی روایت ، متفق علیہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم لوگ ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ کے پیچھے لگتے ہیں تو جان لو کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے بچو۔ تو بچنا فرض ہے ان لوگوں سے۔

اگلے درس میں میں ان شاء اللہ بیان کروں گا مثال جو شیخ صاحب رحمہ اللہ مثال بیان کر رہے ہیں۔ ایک مثال میں نے بیان کر دی ہے باقی دوسری مثالیں شیخ صاحب رحمہ اللہ خود بیان کریں گے اس سے پہلے میں ان شاء اللہ یہ بیان کروں گا مجھے یاد دلانا کہ متشابہ آیات کی مثال کیا ہے قرآن مجید میں۔ چند مثالیں متشابہ آیات کی کہ وہ کیسی ہیں تاکہ ہم پہچان لیں میں چندھنٹ دوں گا.

ان شاء اللہ۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب اليك